



مصنفہ
عائشہ صدیقہ

البرهان ایجوکیشنل سسٹم
مکمل 6 گونہ لٹریچر فیصل آباد

گاہی 6 گونہ رچو فیصل آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَظْمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
الضَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

عقیدہ ختم نبوت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مصنف

عائشہ صدیقہ

چیرمین، ایمرستان انٹرنیشنل پاکستان

البرہان ایجوکیشنل سسٹم

مقامی 6 گوبند پورہ فیصل آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	عقیدہ مختلیم نبوت
مصنفہ	عائشہ صدیقہ
سن اشاعت	نومبر 2016ء
تعداد	1100
کمپوزنگ	ایم خالد اقبال
ایڈیشن	دسواں

ناشر

الحسن پبلشرز، P-57 ماڈل ٹاؤن سی فیصل آباد

فون: 041-2643533-2639940-2614581

0092-300-8663533-WhatsApp

Email: mafzalsaeed@gamil.com

انتساب

اپنے دادا جان فقیہ عصر قدوة السالکین
حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کے نام جن کے فیض گوہر بار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس کتاب کی ترتیب کی سعادت عطا فرمائی۔

عائشہ صدیقہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلَّغِ الْعِلْمَ بِجَمَالِهِ
كَشَفِ الذُّجُجَ بِجَمَالِهِ
حَنَّتِ جَمِيعُ خِصَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
مُحَمَّدٌ مُّجِيدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيٌُّ مُّجِيْدٌ

عقیدہ ختم نبوت

(1) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَعْدُوٍّ وَّ رَجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَاقِبَةُ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

(2) اَللّٰهُمَّ اٰمَنَّا بِكَ لَكَ كُفْرٌ وَفِتْنَةٌ وَاُفٍّ عَلَيْكَ كَفَعْتَنِي

وَزَجَعْتَنِي لَكَ اِلٰى سَلَاةٍ وَجَدًا (سورۃ اہمہ پارہ نمبر 16 آیت نمبر 3)

(1) ترجمہ:..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور
لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(2) ترجمہ:..... آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل
کر دیا ہے اور اپنی امت تم پر پوری کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے
بلور دین پسند کر لیا ہے۔

خدا و عوالم نے دین مقبول کو اس امت کیلئے ایسا کامل فرما دیا کہ

قیامت تک اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔ عقائد، اعمال، اخلاق، حکومت، سیاست، حلال و حرام، مکروہات و مستحبات کے قوانین اور قیامت تک کیلئے تمام ضروریات معاش و معاد کے اصول ان کیلئے اس طرح کھول دیئے کہ وہ تا قیامت کسی نئے دین یا کسی نئے نبی کے محتاج نہیں یعنی نئے نبی کی رہبری کے محتاج نہیں۔

حدیث پاک ہے۔

كُرِّهْتُكُمْ عَلَى خَيْرِ نِعَمٍ بَنِيهَا وَلَهَا زَهْرَانِ

میں نے تمہیں ایک ایسی صاف روشن راہ مستقیم پر چھوڑا ہے کہ

جس کا راستہ دن برابر ہے۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ آخری حج میں عرفہ کے دن یوم جمعہ میں

نازل ہوئی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکیاسی روز تک اس دنیا میں

موجود رہے۔ (ابن کثیر در مشور)

(4)..... قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِحُجَّتِي لِي

مُلْكُ السَّيِّئَاتِ وَالْأَرْضِ.

حضرت نوحان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ میری امت میں تیس (30) جموں پیدا

ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم

النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے ایسے خوابوں کے باقی

نہیں۔ (بخاری و مسلم)

میں تمام رسولوں کا رہبر ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں تمام انبیاء کا

ختم کرنے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں مقبول و فطیع ہوں اور کوئی فخر

نہیں۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت میں لکھا ہوا

تھا جبکہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی ہی میں تھے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے

پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت

بنائی اور خوبصورت عمارت بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی

۔ لوگ اس عمارت کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، ارد گرد پھر لگاتے ہیں۔ اس کی

خوبصورتی پر رشک کرتے ہیں۔ حیران ہوتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ

اس جگہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی۔ تو سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین

ہوں۔ (بخاری شریف)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں میں انبیاء کرام

پر فضیلت دی گئی۔

(1)..... مجھے جوامع الکلام سے نوازا گیا یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر

کے پیدا کثار۔

(۲)..... رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔

(۳)..... میرے لئے مال قیمت حلال کیا گیا۔

(۴)..... میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنادیا گیا اور اس سے تحیم کی اجازت دی گئی۔

(۵)..... مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنانا سمجھا۔

(۶)..... میری ذات سے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

امام قرظی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

اگر میرے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک پر روانہ ہوتے وقت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ منورہ نے کا حکم دیا۔ آپ کچھ پریشان

ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے ساتھ تمہاری وہی

نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی۔ مگر

میرے بعد کوئی نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سخت درد ہوا۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے

مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ

نے کپڑے کا ایک کنارہ میرے اوپر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے علی تم شفا یاب

ہو گئے۔ اب تم میں کوئی مرض نہیں رہا جو کچھ تم اللہ سے میرے لئے دعا کرو

مے میں تمہارے لئے دعائیں کروں گا۔ اور میں جو کچھ دعا کروں گا اللہ تعالیٰ

قبول فرمائے گا۔ اس کے سوا کہ مجھے کہہ دیا گیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

ہو سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں وہاں سے ایسا

تندرست ہو کر اٹھا کہ گو باپ بڑھاپا تھا ہی نہیں۔ (محکم دلائل۔ صفحہ ۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدم علیہ السلام ہندوستان میں نازل ہوئے مگر تنہائی کی

وہ سے اُن کو وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان پڑھی۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ - اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مُحَمَّدٌ - اَشْهَدُ اَنْ

مُحَمَّدٌ رَأْسُ الْوَسْطَى، واللہ دوسرے بڑے عالم آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے

دریافت کیا کہ محمد کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ انبیاء میں سے آپ کے سب

سے آخری طے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۵۸۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ

کے والد ماجد آپ کو لینے کے لئے آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس بات کی گواہی دو میں اللہ کا آخری نبی ہوں یہی کافی ہے۔

22 بابیسویں پارے کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ قَبْلَ ذَٰلِكَ لَكُمُ الْوَسِيلَةُ ۚ لَعَلَّكُمْ تُفْقَهُونَ

اس آیت میں باپ ہونے کی نفی کی اور اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے کا اعلان فرمادیا۔ چنگ باپ اپنی اولاد پر بڑا مہربان اور شفیع ہوتا ہے لیکن رسول کا جو تعلقی تعلق اپنی امت کے ہر فرد سے ہوتا ہے اور جو لطف و کرم وہ فرماتا ہے اس کے مقابلے میں باپ کی ساری شفقتیں، محبتیں پہنچ ہیں باپ کی مہربانیاں، اولاد کی جسمانی اور مادی دنیا تک محدود ہوتی ہیں رسول کی نگاہ کرم سے امتی کا جسم اور روح، ظاہر اور باطن، دل اور محسب فیض یاب ہوتے ہیں۔ باپ کی شفقتیں روزِ حشر کسی کام نہیں آئیں گی بلکہ سارے دنیاوی رشتے اس دن ٹوٹ جائیں گے۔

يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَنَّىٰ يُعَذِّبُهُمْ ۚ

لیکن رسول کے لطف و عنایت سے دنیا و آخرت دونوں میں اس کا امتی شاد رہتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت شفقت و محبت کو بیان فرمایا جا

رہا ہے کہ اگر حضور کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو حضور اپنی تجدیدی سے امت کے سامنے دین اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شاید زحمت نہ فرماتے لیکن اب جب کہ نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس سلسلہِ ذبیحہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی اُلفت و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اُدھوری نہ رہنے دی جائے ساری بڑی رسوں کا قلع قمع کر دیا جائے کیونکہ باطل کا اگر کوئی پہلو اصلاح سے محروم رہا تو پھر اس کی اصلاح ممکن نہیں ہوگی اور اگر دور جاہلیت کی قبیح رسوں کو مٹا یا نہ گیا تو پھر ایسی ہستی پیدا ہی نہیں ہوگی جو ان کو مٹا سکے۔ اتنی محبوبیت، اتنی جامعیت اور اتنا تقدس کہاں پایا جائے گا۔

پھر کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیرِ زیادۃ القرآن میں یوں رقمطراز ہیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجتماع رہا ہے۔

اگرچہ بدقسمتی سے امت اسلامیہ چند فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ باہمی تعصب نے بارہا ملت کے امن و سکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ و فساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیا لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا چنانچہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں جس نے

بھی نئی پہنے کا دعویٰ کیا اس کو مرتد و قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔

مسئلہ بن کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو یار غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تباہی کی پرواہ کئے بغیر لشکر کشی کی اور اس وقت تک جین کا سانس نہ لیا جب تک اس کذاب کو موت کے گھاٹ نہ اتار دیا۔

اگرچہ اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے جن میں سینکڑوں کی تعداد میں حفاظ قرآن اور عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اتنی بڑی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلنا ضروری سمجھا۔ آپ نور مدیقیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرہ سی سستی کی گئی تو یہ امت سینکڑوں گرد ہوں میں نہیں سینکڑوں اُستوں میں بٹ جائے گی۔

ہر امت کا اپنا نبی ہوگا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رحمت للعالمین کے زیر سایہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری امیدیں ختم ہو جائیں گی اور اِنِّیْ رَسُوْلٌ لِّلّٰہِ وَاِلَیْہِ کُنْہُ یُحْیِیْہَا کا سہانا منظر بھی بھی نظر نہیں آئے گا۔ آپ کو یہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیے کہ مسئلہ بن کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور علیہ السلام کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا۔ چنانچہ

حضور خاتم الانبیاء والرسول کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں اُس نے جو عریضہ ارسال خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں۔

وَمَنْ مُّسْتَقْبِلُ رَسُوْلِیْ فَاِنِّیْ مُخْبِرٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ . کہ یہ خط مسئلہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

اسلام کی تیرہ صد سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی سر پھرے، طالع آزمایا فتنہ پرداز، کذاب نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔

انگریز کی غلامی کے دور میں ملت اسلامیہ کو جس طرح دوسرے کئی مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ اسی طرح ایک جھوٹی نبوت پیدا کر کے امت میں انتشار پیدا کیا گیا۔

مرزا غلام احمد کی نبوت کا پیغام لے کر جب مرزائی مبلغین اسلامی ممالک میں گئے، وہاں ان کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کئی ممالک میں تو انہیں مرتد قرار دے کر توپ سے آڑا دیا گیا۔ عالم اسلام کے تمام علماء نے بالاتفاق اس مدعی نبوت کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا۔

یہ عرض کرنے کا مقصد صرف اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ ان بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر گونا گوں

اختلافات کے باوجود تیرہ صدیوں تک امت کا کبھی اتفاق اور قطعی اجماع رہا ہے جس طرح ایک مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی توحید، قیامت، حضور علیہ السلام کی رسالت کسی دلیل کی محتاج نہیں اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی کبھی زیر بحث نہیں آیا اور اس کے ثبوت کیلئے کسی مسلمان کو کسی دلیل یا بحث و تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی لیکن مرزا قادیانی نے وہ کام کر دکھایا جس کی جرأت آج تک شیطان کو بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر شرح و بسط سے لکھا جائے جہاں باہکم کیا جائے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمّی کسی غلط فہمی کے باعث اپنے آقائے کریم سے کٹ کر نہ رہ جائے۔ رہے وہ لوگ جو حکم کو ایمان پر ترجیح دیتے ہیں اور مال و دولت کے حصول کی خاطر اپنا دین بدلنے میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے کمال ہوشمندی سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ہمیں ان کے لئے ملول نہیں ہونا چاہیے۔ نہ ایسے امین الوقتوں کی خدا کو ضرورت ہے اور نہ اس کے رسول کو۔

ہمارا دعویٰ بلکہ ہمارا غیر حزل عقیدہ اور ایمان یہ ہے۔

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جو بد بخت اس

کے اس دعوے کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی ہے۔“
اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے ہم ایسے دلائل پیش کریں گے جو قطعی اور یقینی ہیں اور جن میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ سب سے پہلے ہم قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لے کر فرمایا کہ محمد (خداہم آئی واپس) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء کرام کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ جب مولا نے کائنات جو کہ ہیکل شہی علیہم ہے نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں تو حضور کے بعد جس نے کسی کو نبی مانا، اس نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تکذیب کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی ارشاد کو جھٹلاتا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آئیے اب یہاں خاتم کے معنی اور اس کی Definition کرتے جائیں تاکہ جو منکرین ختم نبوت ہیں اور خاتم کا معنی آخری کرنے کے بجائے مہر کرتے ہیں یعنی مہر لگانا اور نبی آخر زماں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت

میں تنقیص کرنے کیلئے طرح طرح کی دیکھیں مارتے ہیں وہ صحیح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ کاش اس مسئلہ میں غور و تدبر کر سکیں اور دعا ہے اللہ انہیں نظر بصیرت عطا فرمائے تاکہ ختم نبوت کے منکرین نبی آخر زماں کی شان و عظمت کو سمجھ کر جہنم کی گرمی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنا دامن بچالیں اور جنت الفردوس کی ابدی نعمتوں سے بالا مال ہو سکیں۔

”لفظ خاتم کی Definition“

اصحاب اللغو ہری اور لسان العرب لابن منظور جن کا شمار لغت عرب کی اہمات الکتاب میں ہوتا ہے۔ آئیں ان کے مطالعہ سے اس لفظ کی تحقیق کرتے ہیں اور یہ بات بھی آپ کے پیش نظر رہے کہ لسان العرب کے مؤلف علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری اور صحاح کے مؤلف علامہ ہاد بن اسماعیل الجوهری جو کہ بڑے پایا کے عالم دین ہیں کی نگارشات اور تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔ پہلے صحاح کی مہارت ملاحظہ فرمائیں۔ ختم اللہ بخیر خدہ اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔

وَحَتَمْتُ الْقُرْآنَ بِلُغَتِ آخِرِهِ یعنی میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا۔
خاتمہ، خاتمہ، خاتمہ سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو خاتمہ الشئ کہتے ہیں۔

وَمُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لے آئے۔ علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں۔

وادی کے آخری کو نہ کو خاتم الودی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو خاتم، خاتمہ، اور خاتم کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء آخری نبی فرمایا گیا ہے۔

لسان العرب میں لہذا یہب کے حوالہ سے لکھا ہے۔

وَالْخَاتِمَةُ وَالْخَاتَمَةُ مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَيْ آخِرُهُمْ وَمِنْ أَسْمَاءِ الْعَاقِبِ أَيْضًا وَمَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

یعنی خاتم اور خاتمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی میں سے ہیں قرآن مجید میں ہے۔ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا اور حضور علیہ السلام کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے اور اس کا معنی آخر الانبیاء ہے۔

اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خاتم کی تاء پر زبر ہو یا زبر ہو اس کا معنی آخری ہے اس معنی کی تائید کیلئے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔ وَخَاتَمُهُ يَوْمَ تَكُونُ الْأَشْيَاءُ كُنُوزًا لِّبَنِي آدَمَ یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی

خوشبو آئے گی۔

آئیے اب یہاں احادیث نبویہ سے یہ ثابت کریں کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے کلمات کا کیا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی سے حیران ہوتے مگر ساتھ یہ بھی کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری کتاب الناقب) (باب خاتم النبیین)

اگر اس حدیث کو پڑھتے وقت غور و تدبر سے کام لیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قصر نبوت مکمل ہو چکا اب اس میں کسی اور نبی کی ضرورت باقی نہ رہی کیونکہ ہر ذی العقول سمجھتا ہے کہ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے تو کوئی ماہر سے ماہر انجینئر بھی اس میں ایک اینٹ کا اضافہ کرنے کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اس عمارت سے کوئی اینٹ توڑ کر وہاں سے نکالی جائے اور اس جگہ پر کوئی نئی اینٹ لگا دی جائے۔ قصر نبوت جو کہ تاجدار مدینہ سرور و قلب و سینہ کی تشریف آوری سے مکمل ہو گیا تو اب اس میں کسی اور نبی کی قطعی گنجائش

باقی نہیں رہی، جو اس کے کہ سابق انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو قصر نبوت سے نکالا جائے اور مرزا غلام احمد کے لئے جگہ بنائی جائے کیا کوئی غیر منہد اس کو گوارہ کرے گا؟ ہرگز نہیں۔

قصر نبوت کی اس توڑ پھوڑ کو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت برداشت کرے گی! ہرگز نہیں۔ یہ ایک حدیث ہی اتنی جامع اتنی صمیم خیر اور اتنی بصیرت افروز ہے کہ ختم نبوت کے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

باب خاتم النبیین کو امام بخاری کے علاوہ امام مسلم نے کتاب الفضائل ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر (2)

حضرت انس ابن مالک سے مروی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة

والنبوة قد انقطعت ولا رسول بعدى ولا نبي.

رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمایا رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا

اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

حدیث نمبر 3

إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضلت على

الانبياء بسبب ما أعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب وأحلت لي

الغنائم وجعلت فی الارض مسجداً وطهوراً وارسلت الی الخلق کافةً وختمت فی النبییین۔ (مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی۔ (۱) مجھے جمیع الکلام سے نوازا گیا یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بے پیدا کنار (۲) رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔ (۳) میرے لئے قیمت کا مال طلال قرار دیا گیا۔ (۴) میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے تم کی اجازت دی گئی۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنا دیا گیا۔ (۶) میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تصریح کے بعد جس کی کوئی تاویل ممکن نہیں کسی کا نبوت کا دعویٰ کرنا اور کسی کا اس باطل دعوے کو تسلیم کرنا سراسر کفر اور الحاد ہے۔

(حدیث نمبر 4)

ابن ماجہ میں ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يبعث نبياً الا حذر امته الدجال وانا آخر الانبياء وانتهم آخر الامم وهو خارج فبكم لا محالة۔ (ابن ماجہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو اب میں آخری نبی

ہوں اور تم آخری امت ہو وہ ضرور تمہارے اندر ہی سے نکلے گا۔ اس حدیث نبویہ سے کس طرح حضور علیہ السلام کا آخر الانبیاء ہونا ثابت ہو رہا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا آخر امت ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

(حدیث نمبر 5)

امام ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث روایت کی۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی

لکان عمر بن الخطاب۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کسی کا نبی ہوتا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

آخر میں ایک اور حدیث پڑھیے

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه سيكون في أمي كذاهون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدی۔ (ابوداؤد، کتاب المغتن)

علامہ ابن کثیر متوفی ۷۴۷ھ متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ ساری دنیا جان لے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے کذاب ہے، دجال ہے۔

علامہ سید محمود آلوی متوفی ۱۳۷۰ھ روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح قرآن و سنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے پس جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اپنے پروردگار کے حضور یہ گواہی دیا کہ باری تعالیٰ مجھ سے بہت بڑی خطا ہو گئی کہ میں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے مجھے معاف فرمادے تو وہ شخص واجب القتل ہے۔

علامہ ابن حبان انہی متوفی ۴۵۵ھ حاشیہ تفسیر بحر محیط میں رقمطراز ہیں۔ یعنی جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے وہ زندہ ہی ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا اور ان کی لاشوں کو سولی چڑھا دیا۔

ان محکومہ بالا اقتباسات سے امت کا ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع ثابت ہو گیا اور ہر زمانے کے علماء نے مدعی نبوت کو گردن زدلی قرار دیا۔

اب ختم نبوت پر عقلی دلائل پیش کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱)۔۔۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت جملہ اقوام عالم کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے جب آقا علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے جوں کی توں ہمارے پاس موجود

ہے۔ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ کی سنت مبارکہ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی تشریح و توضیح کر رہی ہے جب کہ شریعت اسلامیہ روزِ اول کے طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کر رہی ہے جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ آج بھی اعلان کر رہی ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَبَشَّرْتُ بِالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ
وَرَزَقْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا.

تو پھر اور کسی نبی کی بعثت کا کیا فائدہ ہے اور اس سے کسی مقصد کی تکمیل مطلوب ہے۔ آقا محمدی طلع ہو چکا۔ عالم کا گوشہ گوشہ اس کی کرنوں سے روشن ہو رہا ہے تو پھر دن کے اجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا قطعاً قرینِ دانست و دانشمندی نہیں ہے۔

مزید غور فرمائیے نبی کی آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوتا کہ نبی آیا جس نے چاہا مان لیا اور جس نے چاہا انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ نبی کی بعثت کے بعد کفر و اسلام کی کوئی نبی کی ذات بن کر رہ جاتی ہے۔ کوئی کتنا نیک پاکباز پارسار اور عالم باعمل ہوا اگر وہ کسی سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا اور کفار و منکرین میں اس کا نام درج کر دیا جائے گا اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔

اب ذرا عقلی دنیا میں مرزا صاحب کی آمد کا جائزہ لیجئے۔

مسلمانوں کی تعداد کم سے کم اعداد و شمار کے مطابق سوا ارب سے زائد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں۔

قرآن کریم کو خدا کا کلام ٹھہرنے کے لیے تمام انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی نبوت اور صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ قیامت کی آمد کے قائل ہیں۔ عملی طور پر غافل و کامل کسی لیکن احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کے برحق ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ ضروریات دین میں سے ہر چیز پر ان کا ایمان ہے اور اس امت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ایسے بندگان خدا بھی ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں جو شریعت پر پوری طرح کار بند، عبادات کے سختی سے پابند رہے ہیں ان کے اخلاص و ملکیت پر فرشتے رکش کرتے ہیں اور ان کے کارہائے نمایاں پر خود ان کے خالق کو ناز ہے۔

اسی پاک امت میں آ کر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ان کی آمد سے پہلے تو یہ سارے کے سارے مسلمان تھے چلو بعض میں عملی کوتاہیاں ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن کم از کم نعت ایمان سے تو وہ بہرور تھے۔ اب حقیقت حال یہ ہے کہ پچاس سالہ کوششوں کے باوجود چند لاکھ کی نفی نے مرزا جی کو نبی مانا اور باقی سوا ارب نے ان کو دجال اور کذاب قرار دیا۔ نبی کو ماننا اسلام ہے اور انکار کفر ہے۔

مرزا صاحب نے اپنا سبز قدم جب دنیائے اسلام میں رکھا تو یہ بہار آئی کہ سارے کے سارے مرتد قرار پائے اور اسلام سے محروم ہو کر کفر میں مبتلا ہو گئے۔ صرف گنتی کے چند آدمی مسلمان باقی رہے۔ ان میں بھی غالب اکثریت بلیک مارکیٹ کرنیوالوں، رشوت لینے والوں، اقرباء و نازی اور مرزائیت پروری کی قربان گاہ پر لاکھوں حقداروں کے حقوق بھیجٹ چڑھانے والوں کی ہے۔ ان میں اکثر بے نماز، واچھی منڈے اور آوارہ مزاج لوگ ہیں۔ ہر قسم کی رذیل حرکتیں کرنے والوں کا ایک لشکر جہار فٹائیں مارتا ہوا آپ کو نظر آئے گا۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ دنیائے اسلام کے لئے عملی طور پر مرزا صاحب کی آمد برکت کا باعث بنی یا محنت کا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس کو پسند نہیں کرتی کہ مرزا صاحب کو سچا نبی بنا کر بھیجا جائے تاکہ اسلام کے سارے ہرے بھرے بیڑ اپنے خشک سانچوں بیٹھے پھلوں، رنگین اور میٹھے ہوئے پھولوں سمیت اکھاڑ کر پھینک دیے جائیں اور چند خاردار جھاڑیوں کے جھرمٹ پر ”گلشن اسلام“ کا بورڈ آؤنڈاں کر دیا جائے۔ متقیوں، پرہیزگاروں، عالموں اور عاشقوں کی امت پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے اور چند ذرا غصفت طالع آرزو افراد کو مسلمان ہونے کا سر ٹیکٹ دے دیا جائے۔

مرزا قادیانی کے امتی بڑی ڈنگیں مارتے ہیں کہ ہم دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔ ہماری کوششوں سے یورپ میں اتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ اسے لوگوں کو ہم نے نکلہ پڑھایا۔

گزارش ہے کہ تم تو مرزا صاحب کو اس لئے بنی کہتے ہو کہ انہوں نے چند کافروں کو نکلہ پڑھایا۔ ہم اولیاء کرام کے ذمہ سے آپ کو ایسے ایسے مبلغ دکھاتے ہیں جنہوں نے ہزاروں، لاکھوں کفار کو کفر کی ظلمتوں سے نکال کر ہدایت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔

خواجہ خواجگان سلطان الہند معین الدین امیر ری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لاکھوں مشرکوں کے ذمہ جوڑے اور ان کی پیشانیوں کو بارگاہ رب العزت میں شرف بخود بخشا۔

داتا گنج بخش جویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفرستان میں راوی کے کنارے پر توحید کا جو پرچم گاڑا تھا وہ آج بھی لہرا رہا ہے۔ اور لاکھوں خفتہ بختوں کو خواب غفلت سے جگا رہا ہے۔ مشائخِ چشت اور دیگر اولیاء کرام نے اسلام کی جو تبلیغ کی اور جو فرشتہ صفت مرید بنائے ان کے مقابلہ میں ساری امت مرزائیہ کی تبلیغی کوششوں کی نسبت سمندر اور قطرہ کی بھی نہیں۔ ان کا رہائے نمایاں کے باوجود ان حضرات نے نہ نبوت کا دعویٰ کیا، نہ مہدیت کا، نہ مسیحیت کا، نہ علی کا، نہ برہمئی کا بلکہ اپنے آپ کو فلا مان معصومی ہی کہا اور اسی کو اپنے لئے باعثِ صداقت اور موجبِ سعادت دارین سمجھا۔

مرزا قادیانی کو اپنی نبوت تک پہنچنے کے لئے بڑا زور کا پتھر کاٹنا پڑا۔ آخر کار آپ کی کندھ گریہاں آ کے رکی کہ یہ تو احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ بن مریم آئیں گے۔ میں کیوں نہ اپنے آپ کو مسیح موعود کہنا شروع کر دوں تاکہ مجھے لوگ مسیح مان لیں۔ لیکن اس میں مشکل یہ پیش آئی کہ حضرت مسیح تو زندہ ہیں، ان کی زندگی میں میں مسیح کیسے بن سکتا ہوں۔ خیال آیا کہ پہلے مسیح کو مردہ ثابت کر دو جب وہ مردہ قرار پا گئے تو میرے لئے میدان صاف ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سارا زور و قوت مسیح علیہ السلام ثابت کرنے پر لگا دیا۔

جیکے رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے جن احادیث میں نزول مسیح کے حلقِ تخریق کی گئی ہے وہ اس کثرت سے مروی ہیں کہ مصنوعی طور پر وہ درجہ درجہ تو اتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ آئے آپ بھی ان احادیث کی جھلک ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ نبی برحق نے کوئی بہیم پیش گوئی نہیں کی۔ کسی ایسے مسیح کی آمد کی اطلاع نہیں دی جس کی پہچان نہ ہو سکے اور جس شاطر کا جی چاہے وہ آئے والا مسیح بن بیٹھے۔ بلکہ نبی کریم نے اپنی امت کو اس کا نام بتایا۔ اس کی والدہ کا نام بتایا۔ اس کے لقب سے خبردار کیا۔ اس وقت اور مقام کی نشاندہی کی۔ جس وقت اور جس مقام پر وہ نزول فرمائے گا۔ جو کارہائے نمایاں وہ انجام دے گا۔ اس کی تفصیل بیان فرما دی اور اس کے مدفن کا بھی تعین فرما دیا اور اس کا حلیہ بھی بیان فرما دیا۔

اب اگر وہ احادیث صحیح ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کی آمد کی خبر دی گئی ہے تو ان تفصیلات کو بھی سن و عن صحیح اور صحیح تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو ان کے متعلق بیان فرمائی گئی ہیں اور اگر کوئی شخص ان تفصیلات کو ماننے سے انکار کر دے گا تو پھر اسے ان تمام احادیث کو بھی ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا جن میں ان کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ تحقیق اور انصاف کا یہ کیسا معیار ہے کہ ایک روایت کی مفید مطلب آدمی بات تو مان لی اور اسی روایت کی دیگر تفصیلات کو نظر انداز کر دیا۔

ان کثیر التعداد احادیث میں سے چند احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے۔

پہلی حدیث جسے امام بخاری، امام ترمذی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب حدیث میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 1:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُس ذات کی قسم کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ان بن مریم عادل حاکم کی حیثیت سے پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جنگ کا خاتمہ کر دیں گے

اور مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی لینے والا نہ ہوگا اور (دینداری کا یہ عالم ہوگا) کہ اپنے پروردگار کی جناب میں ایک سہرو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

امام بخاری نے کتاب المظالم باب کسر الصلیب میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

حدیث نمبر 2:

لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم کا نزول نہ ہو۔

مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے۔ حضور علیہ

السلام نے خروج دجال کے ذکر کے بعد فرمایا: اس اثناء میں کہ مسلمان اس

سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں درست کر رہے ہوں گے اور نماز

کے لئے اقامت کہی جا چکی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور

مسلمانوں کی امامت کرائیں گے۔ اور دشمن خدا دجال انہیں دیکھے گا تو

بچھلنے لگے گا جیسے نیک پانی میں پھلتا ہے۔ اگر آپ اس کو اپنی حالت پر

بھی چھوڑ دیں، تو وہ از خود پھیل کر مر جائے، مگر اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھ

سے قتل کرائے گا اور آپ اپنے نیزے سے اس کو ماریں گے اور نیزے

میں اس کا خون لگا ہوا لوگوں کو دکھائیں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ مسلمانوں کا امیر ان

سے عرض کرے گا کہ حضور تشریف لائیں اور امانت فرمائیں تو آپ فرمائیں گے نہیں تم میں سے بعض دوسروں کے امیر ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی تکریم کے طور پر ہے۔

حدیث شریف:

حضرت نواس بن سمعان نے دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موجوں کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کی سانس کی ہوا جس کا فریٹک پہنچے گی وہ زندہ نہیں بنے گا۔ پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور لا کے دروازے کے پاس اسے جا کر پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔

آخر میں ایک اور حدیث سماعت فرمائیے!

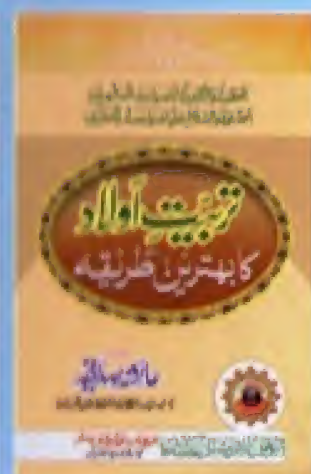
حدیث شریف:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حضرت ثوبان غلام رسول روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جن کو اللہ نے دوزخ کی آگ

سے بچا لیا ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا، دوسرا وہ جو یمنی بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ (نسائی: کتاب الجہاد) (مسند احمد، مرویات ثوبان)

اللہ تعالیٰ جس نے اپنے رسول کو اپنا محبوب بنایا اور پھر اس کی ذات پاک پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ دنیا کے حالات ہزاروں پہلے لکھا گئے۔ معاشی اور سیاسی میدانوں میں کتنے ہی انقلاب کیوں نہ برپا ہوں، ہر قوم کے لئے، ہر زمانہ میں صلاح داریں کا راستہ دکھانے کے لئے اب کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں۔ یوں نہیں ہے کہ سلسلہ نبوت بند کرنے کا فیصلہ کسی ایسی ہستی نے کیا ہو، جو آنے والے حالات سے بے خبر ہے۔ مختلف قوموں اور ملکوں کی ضرورت سے ناواقف ہے بلکہ یہ فیصلہ اس ذات والا صفات کا ہے جو کائنات کی ہر چیز سے واقف اور ان تمام امور سے بھی باخبر ہے جن پر عالم انسانیت کی فلاح و بچا کا انحصار ہے اس لئے اس کے فیصلے نکل ہیں، وہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ ان میں کسی ترمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔

جس رب کریم نے جنہیں اپنے محبوب کی امت بننے کا شرف بخشا ہے اس کی اس نصیب عظمیٰ پر شکر ادا کرنے کے لئے کثرت سے اس کا ذکر کرو۔ تمہارے دن کا آغاز بھی اور اس کی انتہا بھی اس کی پاکی بیان کرنے میں ہو۔



اليوم انترنشنل ساينس

Call 0300-8663633 WhatsApp
Email mafzaiaasad@gmail.com
Facebook [mafzaiaasad12@gmail.com](https://www.facebook.com/mafzaiaasad12@gmail.com)
0099-41-2643633

